Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعۃ السنۃ

نمبر ۱۲ جلد ۶
بابت ماہ صفر سنہ ۱۳۰۱ مطابق دسمبر سنہ ۱۸۸۳ع

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ و ضمیمہ

یہہ رسالہ اور اسکا ضمیمہ دونون ماہواری (۲) قیمت رسالہ معہ ضمیمہ نوابون اور رئیسون سے سالانہ للعہ گورنمنٹ اور عام اغنیا سی عہ متوسط اہل وسعت سی اعہ کم وسعت لوگون سی ے بیوسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت بھی کرے دعاء خیر

(۳) خط وکتابت وارسال زر مہتمم کے پورے نام وخطاب سی حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونا چاہئے اور سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہ ہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا

خریدارون سی استفسار

کیون حضرت یہہ کونسا مہینا ہے؟ اور کونسا سال؟ اور یہہ پرچہ سنہ ۱۸۸۳ع کا کونسا نمبر ہے اور آپکے ذمہ سنہ ۱۸۸۳ع اور اُسکے پہلے سالون کی کس قدر رقم باقی ہے اپنے گریبان مین خود ہی منہہ ڈالکر اپنا حساب آپ ہی بتائین اور خوف خدا۔ حمیت قومی۔ نصرت اسلامی۔ مروت۔ خوش معاملگی۔ کسی امر کو تو خیال مین لائین۔ بعض حضرات جب رقم بڑہ جاتی ہے تو آخر یہہ فرماتے ہین کہ ہم نادار ہین قرضدار ہین قلیل المال۔ کثیر العیال۔ لہذا پچھلی رقم آپ معاف فرمائین یا جہانتک ہم چاہین ادا کرنیکی مہلت دین اور بدست آویز خانہ دوستان بروب یہ فرماتے ہین کہ اورون کے قرضدار ہونیسے آپکا قرضدار رہنا بہتر ہے **بعض** حضرات بادعاء کمال اتحاد و وداد یہہ فرماتے ہین کہ آپکا رسالہ ہمارا رسالہ ہے پھر کیا ہم اسکی قیمت دین؟ جو لوگ سالہا سال سی سکوت مین ہین وہ بھی آخر یہی عذرات پیش کرنیکا ارادہ رکھتے ہین تو ہمکو ابہی سے اپنے مافی الضمیر پر مطلع کرین۔ لینے دینے کے سر خاک۔ ہم ان بار بار کے تقاضون سے تو نجات پائین انکو تقاضا سننے سی لحاظ نہین آتا ہمکو تو یہہ تقاضا کرنا سخت ناگوار ہے۔

ابو سعید **محمد حسین** مہتمم اشاعۃ السنہ
بٹالہ ضلع گورداسپورہ پنجاب

مطبوعہ چشمہ نور پریس امرتسر

اطلاع

خاکسار (مہتمم) اب ضرورات متعلقہ لودیانہ سی فارغ ہے۔ اور عنقریب وطن قدیم بٹالہ ضلع گورداسپور جانا چاہتا ہے۔ لہذا خط وکتابت تا اطلاع ثانی اسی نشان سی ہونی چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ افسوسناک حالات مسلمانون کے درمیانی (معترضہ) جملے

مسٹر بلنٹ اور اسلام

اور

سلطان روم والا مقام

لائق توجہ گورنمنٹ اور رعایا اہل اسلام خصوصًا علماء کرام و ایڈیٹران عظام

کلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فهو احقّ بها حیث وجدها

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
ور نوشت ست پند بر دیوار

مسٹر بلنٹ ایک یورپ کے موحد (تثلیث کے منکر) فاضل ہین۔ جو آجکل مسلمانون کی خوش قسمتی سے بطریق سیر و سیاحت ہندوستان مین وارد[†] ہین۔ وہ مسلمانون کے پند و نصایح دینی و دنیوی مین نہ صرف زبان سے بلکہ قلم سے زر سے صرف اوقات سے مساعی جمیلہ مبذول فرما رہے ہین۔ مختلف مواضع ہندوستان مین اونہون نے لکچر (مواعظ) سپیچین (تقریرین) سنائین جنکی حرف حرف سے مسلمانون کی نصیحت[††] جوش زن ہے اور مسلمانون کی درستی حالت آیندہ کے لئے اونہون نے ایک

[†] افسوس یکم مارچ کی تار برقی بمبئی سے معلوم ہوا کہ آج مسٹر بلنٹ اٹالین جہاز پر سوار ہو کر عازم انگلستان ہین۔

[††] **سوال** اگر وہ اسلام و اہل اسلام کے ایسے ہی خیرخواہ ہین تو وہ مسلمان کیون نہین ہو جاتے اور باوجود عیسائی رہنے کے انکی خیرخواہ و ناصح اہل اسلام ہونیکی وجہ کیا ہے۔ **جواب** مسلمان ہونے کی وجہ تو ہم نہین بتا سکتے جب تک اُنسے ملکر اس کی وجہ اُن ہی سے نہ پوچھین عیسائی ہو کر مسلمانون کی خیرخواہی کی عقلی وجہ یہہ ہے کہ انکو اعتقاد توحید خدا (جو اسلام کا خاصہ ہے) کے

کتاب **فیوچر آف اسلام** (یعنی اسلام کی آیندہ حالت یا ایام) تالیف کی ہے جسمین مطالب ذیل سے بحث ہی۔ (۱) تمام روئے زمین پر مسلمانون کی موجودہ قوت (۲) خلافت (۳) اصل اور واقعی دار الخلافۃ مکہ ہے ( ) اسلام مین کیا کیا اصلاح و انتظام مطلوب ہی اور وہ کس امر پر منحصر ہے (۵) برٹش گورنمنٹ کو بلحاظ اغراض سلطنت اہل اسلام کے ساتھہ کیا برتاؤ ضروری ہے۔

انکی اس **سیر و سیاحت** کی نسبت **مسلمانان ہند** کے مختلف **خیالات** ہین۔ کوئی تو یہہ خیال کرتا ہے کہ وہ گورنمنٹ کی طرف سے بھیدی (جاسوس) مقرر کئے گئے ہین تاکہ اہل اسلام کے دلی اور محض اغراض کو معلوم کرین (دیکھو منظہر العجائب مدراس نمبر ۴۴ جلد ۶) — **کوئی** یہہ سمجھتا ہے کہ وہ مسلمانون کو عقیدہ خلافت سلطان روم سے روگردان کرنا چاہتے ہین (دیکھو اخبار اسلام میرٹھ) **کوئی** یہہ کہتا ہے کہ انکا دلی ارادہ یہہ ہے کہ انگلش گورنمنٹ کو زیادہ تر پاپولر (عام پسند) کرین (دیکھو علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ نمبر ۲ جلد ۱۹)

ہم اس مقام مین انکی غرض و نیت سی بحث کرنا نہین چاہتے **اُنکی** چند **نصایح** (خواہ وہ کسی نیت سی ہون) بحکم کلمات مندرجہ عنوان عرض خدمت ناظرین کرتے ہین اور اُن کے نتائج و فواید بیان کرتے ہین۔ اور منجملہ اُن خیالات کے جو لوگون نے اُن کے سیر و سیاحت کی نسبت ظاہر کئے ہین صرف اِس ایک خیال مین کہ "اِن کا مقصود مسلمانون کو عقیدہ خلافت سلطان روم سے پھیرنا ہے" **ایک** یہ جزوی **بحث** کرنا چاہتے ہین کہ یہہ امر قطع نظر از وقوع ممکن بھی ہے یا نہین اور کیا مسلمانون مین بحکم ہدایت

سبب اہل اسلام سی محبت ہی اور پولٹیکل وجہ یہہ ہے کہ وہ مسلمانون کی نصیحت مین برٹش گورنمنٹ کا استحکام اور گورنمنٹ کی خیر خواہی سمجھتے ہین انکی کتاب فیوچر آف اسلام کا باب پنجم اسی بیان مین ہے۔

(دیکھو اخبار مشیر قیصر نمبر ۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۹ فروری ۸۴ء اور علیگڈہ گزٹ نمبر ۷ جلد ۱۹ مطبوعہ ۱۲ جنوری ۸۴ء)

مذہب سلطان روم کی نسبت کوئی ایسا عقیدہ ہے جسکو مسٹر بلنٹ (چاہین تو) نقصان پہنچا سکین یا یہہ محض خیال یا سودائے محال ہے اور آب ندیدہ موزہ از پا کشیدہ کا مصداق ہے۔ لہذا اس **مضمون** کو ہم **دو حصہ** پر منقسم کر کے **حصّہ اول** مین اِن نصایح کو نقل کر کے اُن کے نتائج کو بیان کرتے ہین **حصہ دوم** مین عقیدہ خلافت سلطان روم سے بحث کرین گے وَبِاللّٰہِ التَّوفِیق

حصّۂ اوّل

مقام علیگڈہ مین جو اُنھون نے **سپیچ** دی ہے وہ بعینہ علیگڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ نمبر ۹ جلد ۱۹ سے نقل کیجاتی ہے آپ فرماتے ہین اگر ایسی فاضلون کے سامنے اور ایسے شہر مین جسکی شہرت تمام جہان مین پہیلی ہوئی ہے مجھکو اِن دو اڈرسون کے جواب دینے مین کچہہ دقت ہو جنکو آپ صاحبان نے ابہی پیش کیا ہے تو مین امید کرتا ہون کہ آپ براہ مہربانی معاف فرماوین گے۔

اول اڈریس نے جسکو ذی علم مولوی محمد اسحاق صاحب نے بزبان عربی پڑہا میرے دل پر بہت اثر پیدا کیا کیونکہ اُسمین اُس بات کیطرف اشارہ ہے جسکو مین درحقیقت اپنا سب سی عمدہ استحقاق آپ لوگون کو متوجّہ کرنیکا سمجھتا ہون یعنے یہہ کہ آپ کے پیغمبر کے مُلک مین جہانکہ مذہب اسلام اول ہی قایم ہوا مجھے سیاحت کرنیکا شرف حاصل ہو چکا ہے میری زندگی کے واقعات مین سے اُس سی زیادہ کسی واقعہ کو خوش قسمت نہین خیال کرتا جیسا کہ اپنے عرب جانے کو سمجھتا ہون کیونکہ یہہ بات عرب ہی مین حاصل ہوئی کہ میرے دل مین اِس سرزمین یعنے تمہاری زمین مقدس کا اثر سماگیا اور خداوند برحق کی وحدانیت کا یقین جسکو ایک غفلت آمیز زندگی کے واقعات نے دُہندلا کر رکہا ہے از سرِ نو تازہ ہو گیا ملک عرب اُس یقین کا گہر ہے تمام روی زمین پر اور کسی مُلک مین وہ ایسے استحکام کے ساتھ نہین پایا جاتا۔ یہہ وہ مُلک ہی جسکو خدا تعالی نے خصوصیت کی ساتھ اسواسطے پسند کیا ہے

کہ بنی آدم کو اپنی قدرت کا ظہور دکھلائے - میرے خیال مین ہرگز ممکن نہین کہ کوئی شخص اُس ملک مین سفر کرے اور اُسکو بہت بڑا روحانی فایدہ نہ حاصل ہو یہی وجہ ہے جس سے آپکے ایڈریس نے میرے دل پر ایک بہت بڑا اثر پیدا کیا اور مجھے امید ہے کہ آپ لوگ میری دلی شکرگذاری کو سچا سمجھین گے -

اُردو کی ایڈریس کی نسبت جو میرے سامنے پیش کیگئی ہے مین زیادہ تفصیل کے ساتھہ گفتگو کرنا چاہتا ہون اُسمین علیگڑہ کالج کا ذکر کیا گیا ہے جسکی سبب سے آپکا یہہ شہرہ نامی ہوگیا ہے اور جو ایسی کامیابی کے ساتھہ میرے معزز دوست مولوی سید احمد خان کی عقل اور استقلال کے بدولت قایم ہوا ہے جسکو آپ سب صاحبون نے ایسی اچھی مدد دی ہے اور اسپر دنیا بھر کی توجہ ہو گئی ہے -

کل میری مہمان نواز میزبان مولوی سمیع اللہ خان صاحب مجھکو وہان لیگئے اور مین خوشی سے اپنی رای ظاہر کرتا ہون کہ وہ اپنی تجویز اور تکمیل مین میری امیدون سے بھی کہین بڑھا ہوا اور میرے ملک کے اس قسم کے مدارس کے ہمہ جہت ہم پلہ ہے طریقِ تعلیم اور جماعتِ معلمین بھی میرے ملک سے گھٹی ہوئی نہین ہین -

غرض زمانہ حال کی عمدہ تعلیم حاصل کرنیکے واسطے اُسمین کسی بات کی کمی نہین ہے ہم کافی طور پر اُسکے بانی کے اعلی صفات کی تعریف نہین کرسکتے وہ صفات جنکے سبب سے ایسی نمایان کامیابی حاصل ہوئی - آپ مجھے معاف کرین اگر مین آزادی کے ساتھہ نسبت تعلیمِ انگریزی کے جو اس کالج مین ہوئی ہے بعض باتین بیان کرون اور بعض خطرے بیان کرون جو ایسی صورت مین پیش آنا ممکن ہے - آپ صاحب یہہ خیال نکرین کہ اسوقت مین اُن خطرون کو موجود کرتا ہون لیکن اگر اُسکی بہت احتیاط نکیجاوے گی تو البتہ اُنکا پیش آجانا امکان مین ہے مین تہ دل سے آپکی کامیابی کا خواہان اور اسی واسطے مین انکو بیان کرتا ہون اور اُن خطرون کا خیال اسیواسطے ہوتا ہے کہ یہان کی تعلیم مکمل اور ہمہ وجوہ شامل

ہمارے ہی تعلیم کے ہے آجکل کے طرز تعلیم مین یہہ بڑا خطرہ ہے کہ تعلیم مذہبی تعلیم عقلی کے ہمدم نہین رہتی۔ چونکہ تمدنی دنیوی تعلیم کیطرف بہت توجہ کی جاتی ہے اسلئے دینی تعلیم کی طرف پوری توجہ اور فرصت صرف نہین کیجاتی اور ہم دیکھتے ہین کہ وہ لوگ جو بغیر اسکے اعلی درجہ کی تعلیم زمانہ حال کی پاتے ہین اپنے حسن عقیدہ کو ضایع کر دیتے ہین یہہ ایک بہت بدقسمتی کے بات ہی میرا مطلب یہہ نہین کہ اس قسم کے واقعات یہان پیش آوینگے مگر البتہ انکا پیش آنا ممکن ہے مثلاً تاریخ ہی کو دیکہو وہ کیا سکہاتی ہے۔ اور یورپ کے مصنفون نے جو ہسٹری بنائی ہے اسمین تمہاری مذہب کی نسبت کیا بیان ہے۔ اس سے یقیناً یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اسکا بانی ایسا شخص تہا جسکو خدا نے واسطے تصفیہ مذہب کے مامور کیا تہا بلکہ اس سے ایسی بات معلوم ہوتی ہے جو آپ کی مذہبی تواریخ سے بالکل مغایر ہے ایسی ہی یورپین فلسفہ کا حال ہے۔

جبتک مذہبی تعلیم مین بھی ایسی ہی کوشش نہ ہوگی تو یہہ یورپین فلاسفی اور لٹریچر کا علم مسلمان نوجوانون کو دقت مین ڈال دیگا۔ انگلستان مین بہی یہی دقت اور خطری ہمکو پیش آتے ہین اور تمام مدارس مین جہان دنیاوی تعلیم کیطرف بہت توجہ کی جاتی ہے اس ضروری تعلیم کی نظرانداز ہوجانیکا اندیشہ رہتا ہے اگرچہ یہان یہہ خطرہ بہت گہٹ گیا ہے مگر تو بہی آپ کو ہوشیار رہنا چاہیئے تاوقتیکہ اپنے علم سے بہی بخوبی آگاہ نہ ہون جوان آدمی یورپین لٹریچر بغیر خطرہ کے نہین پڑہ سکتے (نعرہ تحسین)[+] اگرچہ یہہ معاملہ متعلق علیگڑہ کالج کے نہین ہے مگر آپ سی اس خطرہ کا ذکر بہی کرونگا جو ان نوجوانون کو پیش آتا ہے جو واسطے تکمیل تعلیم کے یورپ جاتے ہین۔ اس معاملہ کا مجہکو بہت خیال ہے اگرچہ مین چند ایسے نوجوان آدمیون کو بہی جانتا ہون جو امتیاز کے ساتہ مستثنی رہے ہین

[+] یعنے اس کلام کو سنکر لوگون نے نعرہ تحسین و تصدیق مارا اور تالیان بجائین لہذا میری رای ناقص مین اسکو نعرہ تحسین سی تعبیر کرنا مناسب ہی اسی نظر سی بجای نعرہ خوشی نعرہ تحسین لکہا گیا ہی کیونکہ ترجمہ کرنیوالے اخبارون اسپر توجہ کرین جو اصل ترجمہ سپیچ مین تہا

مسلمان نوجوان کو علاوہ عقلی خطرے کے اور بہت سے خطرے ہین گو یہ اُن سب مین بڑی ہین اور اُن سے میری مراد وہ خطرے ہین جو اُن کے اخلاقی زندگی کو لاحق ہوتے ہین - مین بخوبی واقف ہون کہ لنڈن اور پیرس مین نوجوان مسلمانون کو کیا خطرہ ہوتا ہے مین بہت سے تُرک اور مصری لوگون کو جانتا ہون جنہون نے وہان تعلیم پائی ہے اور شاید ہی کوئی ہوگا جو اُس سے محفوظ رہا ہو -

ہندوستانی طالب علمون مین بعض ایسے ہین جن کا چال چلن اِس قدر مضبوط ہے کہ اُسپر بُرا اثر کام نہین کر سکتا تو بھی مین یقیناً یہہ سمجھتا ہون کہ اُن مین زیادہ کو نقصان اور کم کو فایدہ ہوتا ہے بُرائی زیادہ پیدا ہوتی ہے - وہ وہان اچھی صحبت سے محروم اور بُری صحبت مین مبتلا ہو جاتے ہین اسواسطے میری رائے مین مسلمان نوجوان کو لنڈن بھیجنا اسکو بڑے خطرہ مین ڈال دینا ہے (نعرۂ تحسین) مین نے صِرف تین طالب علم جو آجکل کیمبرج مین ہین ایسے دیکھے ہین جو بالکل پسندیدہ طور پر زندگانی بسر کرتے ہین -

اُنہون نے بُرائی سے اپنے تئین باز رکھا ہے اور طالب علمانہ زندگی بسر کرتے ہین اسلئے مین آپ صاحبون مین سے اُن لوگون کو جو اپنے لڑکونکو انگلستان بھیجنے پر اصرار کرتے ہین وہان بھیجنے کی صلاح دونگا نہ کہ لنڈن اور پیرس بھیجنے کی لیکن زیادہ تر مین یہی صلاح دونگا کہ آپ اُنہین یہین تعلیم کیجیے اور جب بڑے ہو جاوین اور اپنی چال چلن مین پختہ اور عقیدہ مین راسخ ہو جاوین تب واسطے سیر یورپ کے بھیجیے - ایک اور بات مین بیان کرتا ہون میری رای مین استحکام مذہب کے واسطے ارکان مذہبی ادا کرنے سے زیادہ کوئی بات فایدہ مند نہین ہے تمہاری روحانی بہتری کے واسطے روزہ نماز وغیرہ وقت پر ادا کرنا ضروری ہین اور مسلمان کو ظاہری طور پر اُن کے ادا کرنے سے عزت ہے اور مجھے بہت افسوس ہو اگر تم لوگ اِس امتیاز کو ضایع کردو - اِن باتون سے غیر آدمیون کی نظرون مین بھی تمہاری عزت اور وقعت ہوتی ہے -

مجھے ایک رومن کیتھلک پرسیٹ کا قول جو آپ رومن کیتھولک بشپ ہی خوب یاد ہی جس شخص کو ملک جرمنی مین سفر کرتے وقت یہہ بات پیش آئی تھی۔ وہ وائینا سے پریگ کو بسواری ریل جاتے تھے۔ ایک اسٹیشن پر گاڑی ٹھہری تو ایک مسلمان جو اُنکا ہمسفر تھا ریل سے اوترا۔ اور جھٹ پٹ اپنا رومال بچھا کر نماز پڑہنے لگا۔ وہ بشپ کہتے تھے کہ سب نے اُسکی اس بات کو پسند کیا اور مجھے خود بھی ہمیشہ یہ بات یاد رہیگی اور مذہب اسلام کی تعریف کرون گا۔ مگر بہت تہوڑے ایسا نمونہ قایم کرسکتے ہین اور وہ لوگ جو یورپ جا کر وہانکے طریق اختیار کرتے ہین۔ مجمع عام مین نماز پڑہنا چہوڑ دیتے ہین جو میری سمجھہ مین بڑی بدقسمتی ہے اب مین بہت کچھہ کہہ چکا اور آپ صاحب معاف کرین اگر مینے اپنے حق سی زیادہ کہا ہو۔ بیشک آپ لوگون کو بہترین تعلیم اپنی اولاد کو دینی چاہئے اور مین آپ صاحبو نمین سے کسی کے ہمت نہین توڑتا۔ مگر جو میرا خیال ہے وہ مینے ظاہر کیا اور یہہ مجھہ پر فرض ہوگیا تہا بعد ازان کہ مجھہ سے اسبارہ مین میری رائے دریافت کی گئی تہی مینے آپ صاحبون کے سامنے کچھہ خطرے دیکھے اور وہ صاف صاف بیان کردئے بہرحال تم کسی طریق پر اپنی ترقی کے واسطے کام کرو مین کامیابی کا خواہان ہون۔

مین آپ کے دولتمند ترقی یافتہ اور ذی علم ہونیکی خواہش رکہتا ہون تاکہ آپ ہندوستان کے آیندہ پولیٹکل کام مین بہی لیاقت کے ساتہہ شریک ہون مین آپ کا یہ سب کچھہ ہونا چاہتا ہون۔ مگر یہہ چاہتا ہون کہ آپ سرگرم ممبر اُسی گروہ کے رہین جس سے آپ تعلق رکہتے ہین''۔

مقام لکھنؤ مین جو اونہون نے سپیچ کہی ہے وہ بہی حرف بحرف نقل کرنیکی قابل ہے مگر بخوف ملالت ناظرین اُسکے وسطی فقرات علیگڈہ گزٹ نمبر ۷ جلد ۱۹ سے نقل کئے جاتے ہین۔

آپ فرماتے ہین۔ ''مین ہندوستان کی آیندہ حالت خیال کرتا ہون قومی رای مین

تمکو بہت کوشش کرنی ہوگی اگر تم اور گروہون کے برابر اپنا مرتبہ قایم رکہنا چاہو گے ہر سال بمقابلہ انگریزون کے ہندوستانیون کو زیادہ اختیارات ملین گے اور وہ دن بہت قریب ہے کہ تمام سول اڈمنسٹریشن انہین کے ہاتہہ مین ہوگا- ہندوستان کی تواریخ مین ایک نَیا زَمانہ شروع ہونیوالا ہے اور مین تمہاری حالت بہت ہی نازک پاتا ہون اگر تم وقت پر متنبہ اور مستعد نہ ہو اور وہ تدبیرین اختیار نہ کرو جو تمہاری ساتہی اپنی اصلاح حال کے واسطے اختیار کرتے ہین- ہندوستان مین سفر کرتے ہوئے ہمنے پارسی ہندو عیسائیون کی مستعدی کو دیکہا ہے مگر بتاؤ کہ تم مین کیون کم ہے وہ لوگ تعلیم سے اپنے تئین مضبوط کرتے جاتے ہین وہ تمہارے مقابلہ مین عقل آزمائی کے دور کے لئے اپنے تئین تیار کرتے ہین مگر تم کچہہ خیال نہین کرتے ہو- مین تمسے اور دیگر یہ بات کہتا ہون کہ تم اسپر غور کرو جسمین تمہارا بہت تعلق ہے-

اگر تم اور دن کے ساتہہ اپنے تئین تیار نہ کروگے تو تم پیچہے رہ جاؤگے اور پہر ایام گذشتہ پر پچہتاؤگے- مگر وہ پچہتانا ایسا ہے بیکار ہوگا جیسا کہ پولیٹکل بحثیون پر پچہتانا بیکار رہا ہے-

معلوم ہوتا ہے کہ تم اِس تعلیم کی ضرورت کو جسکا مین ذکر کرتا ہون تسلیم کرتے ہو اور اسکے حاصل کرنیکی خواہش بہی رکہتے ہو مگر بوجہ اسکے کہ اُسکے جایز طور پر حاصل کرنے مین شک رکہتے ہو ابتک غیر مستعد رہے ہو- میری راے مین مسلمانون مین دو رائین ہین ایک یہہ کہ وہ اپنی عقلی ترقی یورپ کی رسومات اور خیالات کے مشابہت مین سمجہتے ہین دوسری راے کے بموجب وہ عقلی ترقی مذہب کو خطرہ مین ڈالے بغیر نہین کرسکتے ان دونو امور یعنے دنیوی علوم کے جہل اور ایمان کے تلف مین میری رائے مین مقدم الذکر مین کم بُرائی ہے اور مسلمانون مین انکی تعلیم کے بارہ مین صلاح دیتے وقت مجہے یہہ کہنا لازم ہے کہ سب سے مقدم انکو اپنے ایمان کے حفظان کا خیال رکہنا ضرور ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(نعرہ تحسین) مجھسے اکثر دریافت کیا گیا ہے کہ مسلمانون کو انگریزی تعلیم سے کیا فواید ہین مگر ابتک مینے اِس بارہ مین اپنی پسندیدگی ظاہر نہین کی (نعرہ تحسین) لیکن تم کو میری بات کا مطلب غلط سمجھنا نہ چاہئیے مین انگریز ہون اور یورپین تعلیم اچھی طرح پائی ہے مین بخوبی واقف ہون کہ یورپین تعلیم اِس تعلیم سے جو ہندوستان مین ہوتی ہے کیسی کچھ مرجح ہے مگر مین واقف ہون کہ اسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے اور اسمین کچھہ شبہ نہین ہے کہ اسکا نتیجہ ایمان کا استحکام نہین ہوتا-

بڑے افسوس کی بات ھی کہ ہمارے نئے خیالات کا نتیجہ یورپ مین بدعقیدتی بلکہ خدا تک پر اعتبار نہ کرنا ہو گیا ہے- اور مین کسی دُنیاوی نفع کی خاطر تمکو اور تمہاری اولاد کو اُس خطرہ مین پڑنیکی صلاح نہ دون گا- مین خیال کرتا ہون کہ خدا پر ایمان لانا تمہاری ایک بے بہا میراث ہی اور اسپر تمکو ہمیشہ قایم رہنا چاہئیے (نعرہ تحسین) مین تُم سے تمہاری بچون کے انگلستان بھیجنے کو نہین کہتا نہ مین تم سے اِس معاملہ کی سفارش کرتا ہون- مین تمہارے اس شُبہ کی بہی ہمدردی کرتا ہون جو تمکو اس تعلیم کی نسبت ہی جو منجانب سلطنت اس ملک مین ہوتی ہے- اگرچہ وہان کوئی خاص لامذہبی کی بات نہین ہے تو بہی اکثر و بشیتر مدارس مذہبی اصول سے معرّا ہین اور اُن سب مین ایسے مُعلّم ہین جو تمہاری مذہب کے نہین ہین اگر میرا علم صحیح ہے تو انڈین یونیورسٹی مین کوئی ایک مسلمان پروفیسر بھی نہین ہے بلکہ ہوگلی کالج اور کلکتہ مدرسہ مین بہی انگریز پرنسپل اور ہر علم کے انگریز یا ہندو معلم ہین

مین یقین کرتا ہون کہ دُنیا مین کوئی ملک ایسا نہین ہے جہان معلم کا رعب داب اور وقعت ایسی بڑی اور مقدس سمجھی جاتی ہو جیسی ہندوستان مین سمجھی جاتی ہے بلکہ تُم مین مشہور ہی کہ لڑکے کے باپ کے بعد اُسکا مُعلّم بہ مرتبہ والدین ہے (نعرہ تحسین) ایسی حالت مین ہندو یا عیسائی ایک مسلمان کا پسندیدہ معلم کیونکر ہوسکتا ہے (نعرہ تحسین) مین تمہاری شکوک اور بے اعتباری کی نسبت جو تمکو اُن تعلیم گاہون کی نسبت ہی جو تمہاری اولاد کی تعلیم

کے واسطے بنائی گئی ہین ہمدردی کرتا ہون - معہذا تعلیم کی بہی بڑی حاجت ہی اور وہ حاجت یوماً فیوماً بڑہتی جائیگی - بس اب تم کو کیا کرنا مناسب ھی اور دُنیاوی تعلیم کو مذہبی ضروریات کے ساتہہ کیسی تطبیق کر سکتے ہو - اِس معاملہ مین تم کو ایک جماعت انگلستان کی کارروائی سے جن کا مرتبہ وہان ایسا ہی تہا جیسا تمہارا ہندوستان مین ہے سبق حاصل کرنا چاہئے - رومن کیتہولک انگلستان مین تمہاری ہی طرح بہ تعداد قلیل اور تم ہی جیسے مفلس ہین - پچاس برس ہوئے اونہون نے اپنی حالت مین ترقی کرنیکے واسطے بہت کوشش کی اور تمہاری طرح دُنیاوی تعلیم کو مذہبی خیالات اپنے فرقہ کے ساتہہ تطبیق کرنے کی ضرورت پا کر ایسے کالج اور ایک یونیورسٹی قایم کی جسکا اصول بالکل مذہبی تہا اور معہذا لڑکون کو کافی تعلیم بہی دیسکتے تہے -

ابتدً ان مدارس کی تعلیم بمقابلہ اور مدارس کے گہٹتی ہوئی تہی مگر اُن کے لڑکے مذہب پر قایم رہے اور رفتہ رفتہ اونہون نے سلسلہ تعلیم کی بہی اصلاح کر لی - یہان تک کہ اب نہین اگر کچہہ ہے بہی تو بہت تہوڑا فرق بمقابلہ اور مدارس سلطنت کے ہے غریب اور کم علم آدمی کیتہولک انگلستان کے اب ذی علم اور مرفہ الحال ہوگئے ہین اور روز بروز تعداد اور وقعت مین بڑہتے جاتے ہین - مین تمسے بہی اُن کے پیروی کرنے کی درخواست کرتا ہون - تُم بہی ویسا ہی کرو جیسا کہ اونہون نے کیا اِس معاملہ کو مذہبی معاملہ سمجہو اور تم بہی ایسے ہی کامیاب ہوگے جیسے وہ ہوئے - اگرچہ ہندوستان کے بہت مسلمان مفلس ہین مگر بااین ہمہ بہت سے دولتمند بہی ہین چاہئے کہ وہ اپنی دولت خدا کے نام اور مذہب کے فایدہ کے واسطے دین اور اس سے ایک بڑی یادگار اپنی گرم جوشی کے بنائین اور ایک محمدن یونیورسٹی قایم کرین (نعرہ تحسین) تمہارے واسطے یونیورسٹی قائم ہونیکے اغراض میرے خیال مین یہہ ہین اول وہ تمام ہندوستان کے واسطے مذہبی خیالات کا مرکز ہو اور اسکے طالب علم جو مذہبی علوم مین خوب مستعد ہون تمام ہندوستان کے معلم ہون اور مذہب مین تحریک کرین باوصف

اُسکے وہ اور علوم سے بے بہرہ نہ ہون - ایسی یونیورسٹی مین جس کے قایم ہونیکی مین آرزو کرتا ہون تمام مفید علوم اور ہنر داخل ہون - آجکل میری سمجھہ مین تُم مین سی کوئی ایسا نہین ہے جو کسی علم کے پڑہنے سے خوف کرتا ہو یا کسی زبان کے سیکھنے کو مذہب کیلئے مُضر خیال کرتا ہو (نعرۂ تحسین) بس مین خواہش کرتا ہون کہ ہر قسم کا علم پڑہا جاوے جس کے واسطے لایق معلم مسلمان بہم پہنچ سکین اور وہ تمام زبانین سکھائی جاوین جنکی ہندوستان مین کچھہ بہی وقعت ہے مگر اُن خواندگیون کی زبان خاصکر انگریزی ہو جن سے اپنے تئین روزگار کے واسطے لایق بنانا مقصود ہو - اس طور پر مفید اور مذہبی علم عام طور پر شایع ہوگا اور تمام جماعت مین ایک حرکت پیدا ہوجاویگی -

بیشک یہہ بات ٹھیک نہین ہے کہ تمہارے مذہب مین تجارت سی بچنے کا کوئی حکم ہے (نعرہ تحسین) برخلاف اسکے مین بجا کہتا ہون کہ ابتداءِ زمانہ اسلام مین جب کا مین ذکر کر رہا ہون ہر عرب تجارت پیشہ تہا اور اب بہی عرب تجارت پیشہ ہین - کیا تم یہہ خیال کرتے ہو کہ واعظین اسلام نے مذہب اسلام صرف بزور شمشیر پہیلایا کیا یہہ ہندوستان مین ابتدائی فوجون کے ساتہہ آیا - نہین - تُم پر خوب روشن ہے کہ وہ عرب تاجرون کے جہازون مین یہان آیا جنہون نے اپنے مذہب کا وعظ بہی کہا اور اپنا مال تجارتی فروخت کرنے مین بہی غفلت نہین کی (نعرہ تحسین) یہہ مسلمانون مین ایک پُرانی بات ہے اور یہہ وہ بات ہے جسکی سبب سی مسلمان ایک مضبوط قوم بنگئے - چند ہفتہ ہوئے مین سیلون (لنکا) مین پہلے آنے والون کی اولاد دیکھکر بہت خوش ہوا یہہ مرفہ الحال ہین اور اُن مین ایک عمدہ طریقہ تجارت کا جاری ہے - سیلون کے مسلمان اِس جزیرہ مین سب سی زیادہ خوشحال ہین -

ہمکو یہہ خیال کرنا نہین چاہئے کہ ایسی یونیورسٹی کا قایم ہونا مسلمانون مین کوئی نئی یا عصری بات ہے - اِسکے زمانہ کمال مین سینکڑون برس گذرے کہ قاہرہ مین بالکل

یہی صورت تہی ابتدا زمانہ اسلام مین اظہر† کی یونیورسٹی اسی غرض سے قایم ہوئی تہی اور مسلمانون کی بہت سی پشتون کو بہترین دینی اور دنیوی تعلیم جو اس وقت معلوم تہی دیتے رہی تہے اظہر کچہہ مذہبی مرکز ہی نہ تہا بلکہ اور علمون کا بڑا دار العلم تہا اور جبتک مسلمانون مین یہہ تعلیم جاری رہی مسلمان مرفہ الحال رہی مگر چند روز سے دنیوی علوم کی تعلیم اُن مدارس مین موقوف ہوگئی ہے"۔

اور بمقام کلکتہ آپ نے ایک **سپیچ** کے ضمن مین مسلمانون کو مخاطب کر کے فرمایا ہے "۲۵ سال کا عرصہ ہوا جب مینے ملک گریس (یونان) کو دیکہا تہا اُسوقت تمام ملک مین مشکل سے پانچ سو آدمی بہی نہ تہے جو معاملات ممالک کے انصرام کے لائق ہون وہان کے سرغنہ اور سردارون کا صرف لوٹ مار کرنیکا پیشہ تہا مگر جب اون کو خودمختاری حاصل ہوئی ہے وہ کیسے شائستہ اور اقبال آور ہوگئے ہین اگر ہندوستانی بہی آزادی کے ساتھ انصرام مملکت مین شریک کئے جادین تو اُن ہی عمدہ نتائج کا ظہور یہان بہی ہونے لگے اُسکی واسطے جہانتک ہو زور دو"۔

اور بمقام پٹنہ آپ نے ایک **سپیچ** کے ضمن مین فرمایا ہے "مین دیکہتا ہون کہ مسلمانون کو نمود اور اپنی قوت قایم رکہنے مین ہندؤن کا مقابلہ ہوگیا ہے۔ روز بروز ملکی انتظام ہندوستانیون کے ہاتہہ مین آتا جاتا ہے اور ایک دن کُل انتظام انہین کے ہاتھ مین آجائیگا۔ لیکن اگر مسلمانون نے اُسکے لئے طیاری نہ کی تو وہ اِس گہوڑ دوڑ مین پیچہے رہ جائینگے"۔

اور بمقام الہ آباد جو آپ نے **سپیچ** دی ہے اُسمین فرمایا ہے "ای مسلمانو مین صرف

---

† اظہر علیگڑہ انسٹیٹیوٹ گزٹ مین ایسا ہی (ظ ہ ر) لکہا ہے مگر صحیح لفظ ازہر ہے ز اور ہ ہوز سے یہہ مقام مشہور و معروف ہے اور اُسکا دار العلم ہونا بہی اظہر من الشمس ہے ۱۲۔

اسیقدر رکھون گا کہ تمہاری حالت آیندہ تمہارے ہاتھہ مین ہے گورنمنٹ نے جو آزادی دے رکھی ہے اُسکا فایدہ اُٹھاؤ تعلیم یافتہ ہو اسوقت جولانگاہ دُنیا مین سبقت حاصل کرنیکے لئے جو تیز رفتاریان ہو رہی ہین تم بھی اسمین قدم بڑہانے کے لایق بنو۔ اِس سے زیادہ میرے کوئی آرزو نہین ہے کہ تم کو دولتمند اور کامیاب اور مظفر و منصور دیکھون۔ یہہ اُن کے چند نصایح کا اقتباس و انتخاب ہے۔ اب ان کے نتایج بیان کئے جاتے ہین۔

اِن نصائح کے نتائج

مسلمان (جنکو اِن نتائج کی طرف توجہ دلانا مدنظر ہے) بلحاظ دُنیاوی حالت **دو فریق** ہین۔ **ایک** تو وہ جو تارک الدنیا کہلاتے اور زاہد عابد اور طالب آخرت سمجھے جاتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مسجدون یا خانقاہون مین عزلت گزین و خلوت نشین ہین اور اپنی اوقات شبانروزی ذکر و عبادت و تعلّم و تعلیم علوم دینیہ مین صرف کرتے ہین **دوسرے** وہ جو طالب دُنیا کہلاتے ہین اور شب و روز تحصیل دُنیا اور اُسکے وسایل مین سرگرم ہین یہہ عام دُنیادار ہین جو حرفت تجارت ملازمت تحصیل علوم ملازمت مین مصروف ہین خصوصاً وہ لوگ جو مہذب یا نئی روشنی والے یا جنٹلمین کہلاتے ہین۔ اِن مواعظ و نصایح اس یورپین دانشمند مین دونو فریق کے لئے مفید نتایج ہین اگر وہ توجہ کرین۔

فریق[†] **اول** کو اُن سے یہہ **نتیجہ** نکالنا چاہئے کہ مسلمان اپنے دینی اشغال اور علوم

[†] اِن لوگون کو اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ وہ ایک عیسائی کا کلام ہے ہم محمدیون خصوصاً مقدس زاہدون اور مولویون کو اُسکی طرف توجہ کرنا اور اس سے نتایج نکالنا کب جایز یا ضروری ہے۔ تو اِسکا ازالہ وہ اِن کلمات جامعہ سے کرین جنکو ہم بذیل عنوان نقل کر چکے ہین اسمقام مین ایک اور حدیث اِن کلمات کی تائید مین نقل کرتے ہین **صحیح بخاری** مین حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے

عن ابی ہریرۃ فی حدیث طویل قال دعنی اعلمک کلمات	کہ ایک شخص نے اُن کو آیۃ الکرسی کا وظیفہ بتایا

کی تکمیل کے ساتھہ دنیاوی علوم کیطرف بہی توجہ کرین اور یہہ جان لین کہ جبتک وہ اپنی دنیاوی موجودہ حالت کو ترقی نہ دینگے اُن کے مذہب و قومیت کا قیام بہی ناممکن ہے۔

اس سے ہمارا **مطلب** یہہ نہین کہ سبہی مسلمان علماء و مشایخ انگریزی پڑہنا شروع کردین۔ یا ہر مدرسہ و خانقاہ مین جہان صحیح بخاری کا درس یا قرآن کی تلاوت ہو وہان انگریزی کا بہی ایک سبق ہوا کرے بلکہ مقصود اس سی یہ ہے کہ قوم مسلمانون مین ایسے لوگ بہی ضرور بکثرت موجود ہون جو اپنے دینی علم و عمل کے تحصیل و تکمیل کے ساتھ ان علوم کیطرف بہی توجہ کرین۔ جنکی ذریعہ سے وہ لوگ صاحب ثروت و شوکت و شرکاء سلطنت ہوسکین اور اسکے وسیلہ سے وہ اپنے مذہب و قومیت کو قایم رکہسین مذہب یا قومیت کا قایم رہنا ہرگز ممکن و متصور نہین جب تک کہ قوم مین صاحب ثروت و شوکت و شرکاء سلطنت پیدا نہ ہون

ایک زاہد پارسا کسی خانقاہ کے زاویہ مین یا ایک فقیہ محدث کسی مسجد کے گوشہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۲ ینفعك اللہ بها اذا اویت الی فراشك فاقرء آیة الکرسی فانك لن یزال علیك من اللہ حافظ ولا یقربك شیطان فقال رسول اللہ صلعم اما انہ صدقك وھو کذوب وذاك الشیطان۔ صحیح بخاری

اور یہہ کہا تو سوتے وقت یہ آیۃ پڑہیگا تو خدا تیری حفاظت کریگا اور شیطان تیری پاس نہ آویگا۔ آن حضرت نے سنا تو اسکو تصدیق فرما دیا اور یہہ بہی فرما دیا کہ یہہ وظیفہ بتانے والہ شیطان تہا۔

اور جب شیطان کی نصیحت حقہ کو قبول کرنیکا آن حضرت نے حکم دیا اور اُسکو تصدیق فرمایا تو اِس سے بڑہکر بُرا اور کون ہوگا جسکی نصیحت حق کو صرف اس خیال سے کہ اسکے کہنے والہ بُرا ہے ترک کرنا جایز ہو۔

مین تب ہی ورد اور درس مین مشغول رہسکتا ہی جبکہ اُسکی قوم ایسی صاحب ثروت وشوکت ہو جسکی معاونت سی وہ فارغ البال رہی اور اقوام غیر کی مزاحمت سی مطمئن وباامن ہو جس حالت مین اُسکی قوم کو فقر وادبار نے گہیر لیا ہو تو اُسکو ذکر و درس کے لئے خلوت مین رہنا کہان ممکن ہے اور اسکی طمانیت سی کب متصور قوم کے لوگ فقر وادبار† سے خود ہی قومیت سی خارج ہونے لگی تو اسکے امن وطمانیت کا کفیل و ذمہ دار کون ہوگا۔

اسلام کی ابتدائی حالت اور اسکی زمانہ شوکت وثروت اور اُسکی اسوقت کی موجودہ حالت کا باہم مقابلہ و موازنہ کرنے سے ہمارے اِس بیان پر کسی فرد ناقص کو یقین حاصل ہو سکتا ہے۔ **ہمارے بعض مسلمان** بہائی اِس **خیال** مین ہین کہ یہہ ادبار جو اہل اسلام پر چہایا ہوا ہے بجز سیف اُٹھہ نہین سکتا۔ دُنیاوی علوم پڑہنے پڑہانے سے ہوتا ہی کیا ہے مگر مسلمانون کی موجودہ حالت کی طرف نظر کرنے سے ان کا یہہ خیال سودائے محال نظر آتا ہے **بہائیو** اب سیف کا وقت نہین رہا اب تو بجائے سیف قلم ہی سے کام لینا ضروری ہوگیا ہے۔ **مسلمانون** کے ہاتہہ مین سیف کا آنا کیونکر ممکن ہے جبکہ اِن کا **ہاتہہ ہی ندارد ہے ہاتھ کس کے لئے** ہو اِن مین قومی تشخص اور وجود ہی نہین **ایک** مسلمان دوسرے کا جانی دشمن ہے اور اُسکو خونی نگاہ سے دیکہتا ہے۔ شیعہ سُنی کو سُنی شیعہ کو اہل حدیث اہل تقلید کو وعلیٰ ہذا القیاس اسی نگاہ سے دیکہہ رہا ہے **طرفہ** یہہ کہ ایک فرقہ کے لوگ اپنے ہمخیالون کو شقاق ونفاق کے سوای نہین دیکہتے کسی بستی کسی شہر مین کسی اسلامی مذہب کے لوگون مین فی صدی پانچ

---

† اسکی مثال اِسوقت اسپین کا ملک ہے ایک وقت مین وہ دار الاسلام تہا جہین بڑی بڑی زاہد امام محدث وفقیہ گذر چکی ہین اِسوقت شاید وہان ایک بہی مسلمان زاہد و عابد نہین ہی وہان کی زاہد وعلما کہان گئی اور وہان کے کتابین حدیث و فقہ کی کسکی ہاتہہ آئین اسکا سبب انکا ادبار وفقر وسلطنت اور شوکت کا دور ہونا نہین تو اور کیا ہی کتب تواریخ کو دیکہکر جو کہنا ہو سو کہو۔

آدمی ایسے نہ نکلین گے جو اپنے اسلامی بہائیون کو بغض و عداوت کی نگاہ سے نہ دیکھتے ہون اُنکی ایسی ردی اور نازک حالت مین انکو ایک قوم سمجہنا اور اُسکا وجود و تشخص فرض کرلینا- اور اُسکا کوئی ہاتہہ فرض کرکے اسمین سیف کا وجود اور اس سیف کے زور سے مذہب و قومیت کا قیام فرض کرر کہنا اور اُسکے انتظار مین موجودہ اسباب قیام قومیت و ثبات مذہب سے چشم پوشی کرکے بے دست و پا ہو بیٹہنا شیخ چلی کے خیالات وافعال سے بڑہکر نہین ہے-

مین نیچری خیالات کو پسند نہین کرتا اور اسیوجہ سے خدا کے احکام قدرت کو نیچری اسباب سے ایسا وابستہ اور انمین ایسا منحصر نہین سمجہتا کہ خدا تعالی ان اسباب کے سوا دُنیا مین کوئی کام نہین لے سکتا- ایسے خیال کو توہین خدا کی صفات سے کفر سمجہتا ہون- خُدا چاہے تو پتّہ سے پہاڑ کو توڑ وادے وہ چاہے تو مسلمانوں پر ایک دن ایسا لاوے کہ وہ سوتے اُٹہتے ہی ہاتہہ پاؤن ہلائے بغیر روئے زمین کے تخت نشین ہو جائین اقوام غیر حکم کُن فیکون سے اُنکے تابع و مطیع بن جائین، مگر مشاہدہ عادات الٰہی اور بملاحظہ ہدایات و حالات حضرت رسالت پناہی یہہ بہی یقین کہتا ہون کہ خدا تعالی کی یہہ عادت نہین اسکی عادت اکثر یہہ ہی ہے کہ وہ اس دنیا مین اسباب سے کام لیتا ہے-

اسلام کی حالات ابتدائی وسطی اور آخری کو دیکہا جاتا ہے تو یہی یقین حاصل ہوتا ہے- خدا تعالی اپنی قدرت کن فیکونی کے موافق چاہتا تو جس دن آنحضرت صلعم نے نبوت کا دعوی کیا تہا اُسی دن آپکو مکہ کا بادشاہ بنا دیتا- سبہی اراکین و رؤسا مکہ ابو جہل ابو لہب وغیرہ اور سلاطین روم و فارس سبہی کو آپکے آگے جہکا دیتا اور جو کوئی آپ کے حکم سے سر پہیرتا اسکا سر غیبی اور کن فیکونی تلوار سے قلم کر ڈالتا- مگر سب کوئی جانتا ہے کہ خدا تعالی نے ایسا نہین کیا ایک عرصہ تک آنحضرت صلعم کو مکہ مکرمہ مین اسباب ظاہری و اتفاق قومی کا منتظر رکہا- پہر ایک رفیق شفیق کے ہمراہی سے

مدینہ کیطرف ہجرت کرنیکا حکمدیا وہان بہی سالہا سال ٹہراکر اتفاق قومی کا منتظر رہنے اور اُسمین شب و روز کوشش کرنیکا حکم دیا۔ آخر اس اتفاق قومی اور اسباب ظاہری سے آنحضرت کو مکہ مکرمہ پر فتحیاب کیا۔

خدا تعالی کی اِس **عادت** اور **مسلمانون** کی موجودہ **حالت** کی طرف خیال کرنیسے ہمنے کہا ہے کہ اب سیف کا وقت نہین رہا اور مسلمانون کا بزور شمشیر بالاستقلال بادشاہ ہو جانا عادۃً (نہ قدرۃً) محال ہے لہذا مسلمانون کی سعادت قومی اسی مین ہے کہ جبتک اُن کا وہ وقت نہ آئے کہ وہ بہ تہیۂ اسباب یا صرف قدرۃً بلا اسباب صاحب سیف ہو جائین وہ اُن علوم کی طرف رجوع کرین جن کے ذریعہ سے وہ موجودہ سلطنت مین تو شریک ہو جائین اور ملکی انتظام مین (جو بقول مسٹر بلنٹ یوماً فیوماً رعایا کے ہاتھہ مین آنے والا ہے) دخیل ہون معزز عہدون پر مامور ہون۔ زراعت و تجارت مین ترقی کرین۔ حکام و ہم چشم رعایا کی نظرون مین صاحب ثروت و شوکت دکہائی دین۔ ذلت و حقارت سے نہ دیکھین جائین۔

اس **بیان** سے شاید اُن لوگون کے جنکی کانون مین کبھی اِس قسم کی باتین نہین پہنچی پوری طمانیت نہ ہو اُنکی **طمانیت** کے لئے ہم **تین** مضمون اور لکھنا چاہتے ہین جنکا پہلے ہی وعدہ دیچکے ہین۔ **ایک مضمون "دنیا"** جسمین ہم یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ دُنیا جسکی مذمت دین اسلام مین وارد ہے سونے چاندی ثروت شوکت جاہ و حشمت کا نام نہین کہ وہ اہل اسلام کے لئے ناموزون و نامناسب ہو۔ بلکہ دُنیا وہ ہے جو خدا سے اور اور آخرت سے غافل کرے۔ یہی اسباب دُنیا اگر خدا کی قرب اور آخرت کے یاد کا ذریعہ ہون تو یہہ سراسر دین ہین بلکہ جو دُنیا مین آیا ہے اُسکے لئے دُنیا ہی ایک وسیلہ ہے جس سے وہ خدا کو ملسکتا ہے۔ دُنیا اور اسباب دُنیاوی کو چہوڑ کر وہ کسی کام کا نہین رہتا نہ خدا کا نہ رسول کا نہ دُنیا کا نہ آخرت کا۔ **دوسرا مضمون** "اقسام ملازمت" جسمین

ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کے معزز نوکریان تحصیلداری اکسٹرا اسسٹنٹی ججی وغیرہ کیا حکم رکھتی ہین **تیسرا ۳ مضمون** تعلیم انگریزی جسمین بیان ہوگا کہ تعلیم انگریزی مین کیا کیا فواید ہین اور کیا کیا مضار اور اُن کے مضار کا علاج کیا ہے ۔ ان مضامین کے پڑہنے سے امید ہے ان لوگون کے اکثر شکوک رفع ہونگے اور وہ لوگ اپنی دنیاوی حالت کی اصلاح کرینگے وباللہ التوفیق ۔

فریق ثانی کو اِن مواعظ و نصائح سے یہہ **نتیجہ** نکالنا چاہئے کہ اِن کا شب و روز تحصیل علوم و وسایل دنیا مین مصروف رہنا اور علوم دینی کے تحصیل و تکمیل اور مذہب اسلام کی محافظت مین اسکا عشر عشیر کوشش نکرنا قومی ترقی کے مخالف ہی اور یہہ یقین کرنا چاہئے کہ مذہب قومیت کا جزو یا شرط ہے ۔ لہذا جس قدر مذہب مین نقصان رہیگا اسیقدر قومیت مین نقصان متصور+ ہوگا ۔

ہم اِس مقام مین خاصکر بانیان و معاونین علیگڈہ کالج کو (بجز++ آنریبل

+ اِس دعوی کا کافی ثبوت اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۵ مین دیا گیا ہی جسمین اکابر فریق ثانی کی کلام سے بہی استشہاد کیا گیا ہے ۔ جنکو اس دعوی مین شک ہو وہ اس نمبر اشاعۃ السنہ کو ضرور ملاحظہ کرین

++ اِس **استثنا** کی چند وجوہ ہین **اول** جو سب سی قوی ہے یہہ ہے کہ سید احمد خان صاحب سے ہمکو مذہبی اختلاف ہی اور ایک مدت تک ہماری اُن کی مذہبی گفتگو رہی ہی لہذا غالبًا وہ ہماری نصیحت کو اس مذہبی مخالفت پر مبنی سمجھکر اسکی طرف کم توجہ کرینگے ۔ وہ اِس سی بچینگے تو ان کے مدعی اتباع (جو درحقیقت ان کی روش کے بالکل مخالف ہی) بجای توجہ اس نصیحت کی مخالفت پر کمر باندہکر اپنی اوقات کا بہی خون کرینگے اور ہماری اوقات بہی ضایع کرائین گے (۲) آنریبل سید احمد خان معاشرت کو مذہب سی جدا گانہ سمجھتے ہین لہذا وہ ہماری اِن نصیحتون کو جو معاشرت کی متعلق ہین نہین سُننگے (۳) ہمنے سُنا ہی کہ آنریبل صاحب اپنی علو مرتبہ کے خیال سی اور دن کی (جنکو اپنی برابر نہین سمجھتے) کم سُنتے ہین ۔ کما قال قایل فی حقہم ع کب کسیکی وہ بات مانین ہین ۔

سید احمد خان سی ایس آئی) برادرانہ نصیحت کرتے ہین کہ اگر وہ علیگڈہ کالج کو عام مسلمانون مین پاپلر کرنا چاہتے ہین تو مسٹر بلنٹ کی نصیحت کو بگوش دل سُنین اور اپنے کالج اور اُسکی تعلیم و تربیت کو اصول و اقوال مسٹر بلنٹ کے مطابق کرین۔

علیگڈہ کالج اِسوقت ہندوستان مین ایک ہی ایسا محل ہے جسکو مسلمانون کی قومی و دنیاوی ترقی کا ذریعہ سمجھا جاسکتا ہے مگر مذہبی نقصانون (یا یون کہو قومی نقصانون) نے اس کو عام مسلمانون کی نظرون مین حقیر و حشت ناک کر رکھا ہی۔ اگر مسٹر بلنٹ کے اصول پر اسکی مذہبی نقصان کو دور کیا جاوے تو وہ روی زمین کے مسلمانون مین (بجز چند متعصّب یا نادان اشخاص کے) عام پسند ہوجاوے۔ ہم اسمقام مین اُسکے چند مذہبی نقصان (جنکا بلحاظ مذہب قومی نقصان ہونا واجب التسلیم ہے) بیان کرنا چاہتے ہین۔

اوّل اسمین مذہبی تعلیم پر ایسا زور نہین دیا جاتا جیسا کہ انگریزی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے اور طالب علمون کو قبل استحکام تعلیم اصول مذہب مغربی علوم کی تعلیم مین ہمہ تن مصروف و مشغول کیا جاتا ہی۔

علیگڈہ کالج کی موجودہ مذہبی تعلیم مغربی علوم کے مقابلہ مین استحکام عقاید اسلام کے لئے کافی نہین ہے اِس استحکام کے لئے وہ مذہبی تعلیم بکار ہی جسمین ان مسایل علوم مغربی کا مقابلہ ہو جنسے عقاید اسلام کو ضرر پہنچتا ہے جسکو آنرایبل سید احمد خان بہادر نے بہی تسلیم[+] کرلیا ہے۔

اِس تعلیم کی سکیم کے لئے علماء کبار مجمع علوم عقلیہ و نقلیہ کی کمیٹی مقرر ہونی چاہئے جو اِس قسم کی کتابین تالیفات آئمہ سلف (جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی و امام فخر الدین رازی) اور علماء خلف (جیسے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی) درس کے لئے تجویز کرین اور اُنہی کے طرز

[+] دیکھو تہذیب الاخلاق ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۲۹۷ ہجری اور ان کا لکچر اسلام پر جو اخبار رفیق ہند نمبر ۸ جلد ۱ مطبوعہ مین شایع ہوا

و اصول پر اور کتابین حسب ضرورت وقت تالیف کر کے ان کتابون کے درس و تعلیم پر تعلیم علوم مغربی سے بڑہکر نہ ہو تو ہموزن و برابر تو زور دین۔

اِسی طرز و اصول پر صرف قرآن و حدیث کے درس پر زور دیا جاوے اور تالیفات عُلماء مذکورین سے قرآن حدیث کے حل و تفسیر مین مدد لیجاوے تو یہہ بہی استحکام عقائد اسلام کے لئے کافی ہے۔

آنریبل سید احمد خان نے اِسی غرض و ادعا سے **تہذیب الاخلاق** اور اپنی **تفسیر** مین اصول اسلام پر بحث کی ہے۔ مگر وہ اپنی کوتاہی مذہبی معلومات کے سبب اِس بحث مین مغربی علوم کا مقابلہ نہین کر سکتے بلکہ اُن سے دبکر اور اُن کے مقلد ہوکر اُن کے پاس و لحاظ سے اصول اسلام (حشر جسمانی۔ وجود جسمانی نعیم و آلام بہشت و دوزخ۔ وجود خارجی ملائکہ وجود معجزات خوارق عادت وغیرہ وغیرہ) سے بتاویل انکاری ہو بیٹھے ہین۔ اِسلئے آپکے تالیفات اِس استحکام مذہبی تعلیم کے لئے کافی نہین ہین اور نہ انکا علیگڈہ کالج کی سکیم مین دخل ہو سکتا ہے۔

لاجرم استحکام تعلیم مذہب اسلام کی وہی صورت متعیّن ہے جو ہمنے عرض کی ہے اِس طرز و اصول پر مذہبی تعلیم پر زور دینے سے علیگڈہ کالج واقعی اور سچے طور پر محمڈن کالج کے نام سے موسوم ہونیکا مستحق ہوگا اور روے زمین کے مسلمان کے نزدیک (بجز مشتی چند جنکو ہم پہلے مستثنی کر چکے ہین) واجب العون والقبول ہوگا اور کس و ناکس اسکی معاونت کو اپنا مذہبی اور قومی فرض سمجھیگا۔ سب سے پہلے اسکی معاونت کے لئے وُہی لوگ کہڑے ہو جاوین گے جو اب اسکی (بلحاظ ان مذہبی نقصانون کے) مخالف ہین اور اسکا چندہ بڑہانے کے لئے گہر گہر بہیک مانگتے پہرین گے۔ ہمنے اخبارون مین دیکہا ہے کہ مسٹر بلنٹ کی ترغیب و توجہ[†] سے حیدرآباد دکن مین مسلمانون کی

[†] ایک اخبار مین دیکہا ہے کہ مسٹر بلنٹ نے جیب خاص سے اس یونیورسٹی کے لئے بیس ہزار روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

مذہبی تعلیم کے لئے یونیورسٹی قایم ہونیوالی ہے اگر یہہ خبر صحیح ہے تو اس یونیورسٹی کی بانیون اور حامیون کی خدمت مین بہی ہماری یہی ناصحانہ التماس ہی کہ وہ مذہبی تعلیم اسی طرز و اصول پر کرین جس سے مغربی علوم کے ضرر کی مدافعت ہو سکے - اسوقت اور اِس زمانہ مین تعلیم فروعات فقہیہ یا مسایل کلامیہ قدیمیہ یا قرآن و حدیث کا لفظی ترجمہ بلا اظہار عقلی اسرار مغربی علوم کے مقابلہ کے لئے کافی نہین ہے - اور نہ انگریزی خوانون کی ہدایت و استحکام عقاید کے لئے وافی ہے گو پُرانے مسلمانون کے لئے (جو انگریزی علوم و خیالات سی) خالی الذہن ہین کافی و وافی ہے -

دوسرا نقصان - علیگڈہ کالج طالب علمون کو بہت سی امور متعلق معاشرت مین یورپ کی تقلید سکہاتا ہے - اور قدیمی اسلامی تسنن سی ہٹاتا ہے یہہ امر بہت سے مسلمانون کی وحشت و تنفر کا باعث ہو رہا ہے - وہ لوگ مشنری سکولون مین جانیکو ایسا بُرا نہین سمجہتی جیسا کہ علیگڈہ کالج مین جانیکو بُرا سمجہتی ہین وہ یہہ خیال کرتے ہین کہ مشن سکولون مین گو عیسائی مذہب کی تعلیم ہوتی ہے مگر صرف زبانی ربانی جسکا اثر دو گہڑی کے لئے اُسی سکول مین رہتا ہی - جب لڑکے سکول سی باہر نکلتے ہین تو اتنا بہی نہین جانتے کہ وہان کیا پڑہا تہا - اور اُن مقدس کتابون کو جو اُن کو مشن سی انعام مین ملتی ہین ردی فروشون کے پاس فروخت کر کے ان کی ریوڑیان کہا لیتے ہین یا اُنکی پڑیئین بنا لیتے ہین اور علیگڈہ کالج مین یوروپ کے عیسائیون کے اکثر اوضاع و اطوار کی عملاً تقلید کرنی پڑتی ہے اور وہ ایسی لازمی اور رگ و پے مین ساری ہو جاتی ہے کہ قوم چہوٹے مذہب مین نقصان آوی - پر وہ نہین چہوٹتی - اِن اوضاع و اطوار کی ہم تفصیل کرتے ہین تو ایک مستقل بحث قایم ہوتی ہے اور ہماری یہہ برادرانہ نصیحت اِس بحث کا محل نہین ہی - لہذا اس تفصیل کی جگہہ بہی ہم وہی پہلی عرض کرتے ہین کہ ان امور کے تصفیہ کے لئے بہی اکابر علماء و فضلاء کے (جو محض انگریزی† مولوی نہون

---

† انگریزی مولوی وہ ہین جو صرف انگریزی سکولون کے مروجہ عربی پڑہکر انگریزی ملازمت کی بدولت مولوی کہلاتے ہین ایسی مولویون کو مسایل دین مین مہارت نہین ہوتی اور نہ سوسایٹی یا قوم مین انکی وہ عزت اور اُن کے قول کو وقعت

کمیٹی مقرر کیجاوے۔ وہ کمیٹی غور و تعمق[†] کے بعد جن امور معاشرت کی نسبت کتب اسلام (قرآن وحدیث۔ فقہ وغیرہ) مین شارع کی خاص خاص ہدایتین پاوے انمین علیگڈھ کالج کو یورپ کی تقلید سی ہٹائے اور پابند شریعت کراوے۔ بقیہ امور مین (جنکی نسبت شارع کیطرف سی کوئی خاص امر یا نہی وارد نہین بلکہ بعموم حدیث انتم اعلم باموردنیاکم انہین ہر ایک کو جو خود مختار کیا گیا ہے) آزادی دے۔

بانیان وحامیان علیگڈھ کالج کی خدمات بابرکات مین اسمقام مین یہہ التماس بہی نامناسب نہین ہے کہ اسوقت مسلمانون کی دنیوی ترقی ان علوم وکمالات سے (جو اسوقت یورپ مین پائی جاتی ہے) ممکن یا متوقع ہے۔ یوروپ کی اوضاع واطوار اختیار کرنے پر موقوف نہین ہے۔ کیا اگر کوئی لائق مسلمان بیرسٹرایٹ لا یا سول سروس کا امتحان پاس کرلے اور دیسی لباس موقوف کرکے جاکٹ پتلون نہ پہنے تو وہ ہائیکورٹ کے بنچ پر جگہہ نہ پائے گا؟ اور گورنمنٹ کی نظر مین وہ اس عزت کی نگاہ سی نہ دیکھا جائیگا جس سی وہ شخص دیکہا جاتا ہے جو جاکٹ پتلون پہنتا ہے اور میز پر چہری کانٹے سی کہانا کہاتا ہے۔ ہمکو تو یہی تجربہ ہے اور یہی ہمنے بہت سی جنٹلمین ہندوون سے سنا ہی کہ اکثر دانشمند انگریز ہندوستانیون کے لئے یورپین لباس کو پسند نہین کرتے اور جو ہندوستانی ہوکر یورپین لباس پہنتا ہے اسکو وہ حقارت سی دیکہتے ہین اور شو[††] مین کہتے ہین۔ اور ہمارے ناصح مسٹر بلنٹ کا قول جو صفحہ (۳۵۷) سطر (۱۷) مین منقول ہوا نیز اسیطرف مشیر ہے۔ آیندہ علیگڈھ کالج کے بانیون اور حامیون سی امید ہے کہ وہ ہماری اس برادرانہ نصیحت پر انصاف سی توجہ کرینگے۔

تیسرا نقصان علیگڈھ کالج کے طالب علمون کو قبل استحکام تعلیم عقاید اسلام والتزام

[†] وہ کمیٹی اِس غور و تعمق کے وقت اشاعۃ السنہ کی بحث مذہب ومعاشرت خصوصًا جو نمبر ۴ و ۵ جلد ۴ مین مندرج ہی ملاحظہ کرتے تو غالبًا اسکی مقاصد کو مدد دیگی۔

[††] یعنی نمایشی آدمی۔

احکام اسلام **ولایت** بہیجا جاتا ہی۔

یہہ امر ہی بہت سی مسلمانون کے وحشت و تنفر کا باعث ہی بانیان علیگدہ کالج بہی خیال کرین کہ ہندوستان مین مسلمان کس قدر ہین اور سول سروس فنڈ مین کسقدر شریک ہوئی ہین

اِسکا سر و سبب وہی ہے جو مسٹر بلنٹ نے بیان کیا ہے اور کم سے کم ایک دیسی اخبار (شیر قیصر) کے کسی پرچہ سنہ ۱۸۸۳ء مین ہی ہمنے ایسا ہی پایا ہے۔ ہم اس نقصان کے بیان مین تفصیل کرنا نہین چاہتے مسٹر بلنٹ کی تفصیل پر اکتفا کر کے بانیان **وحامیان علیگڈہ کالج** سے درخواست کرتے ہین کہ جہان سول سروس امتحان کے لئے انتخاب طلباء کے اور ضوابط و شروط مقرر کئی ہین† وہان ایک **شرط** یہہ بہی بڑہائی جاوے کہ امتحان سول سروس کے لئے اُس شخص کو انگلینڈ بہیجا جاوے جو صوم صلوۃ وغیرہ احکام اسلام حلال و حرام کا پورا پابند ہوگا۔ اور عقائد اسلامیہ مین وہ فلان درجہ (جو کمیٹی استحکام تعلیم عقاید اسلام تجویز کرے) پاس کر چکا ہوگا۔ اِس شرط سے امید ہی کہ وہ وحشت و نفرت اہل اسلام انگلیند جانے سے دور ہوگی۔ اور علیگڈہ کالج اور سول سروس فنڈ کو کمال درجہ کی قبولیت و ترقی حاصل ہوگی۔ استحکام مذہبی تعلیم کے بغیر انگلنڈ جانے مین جو خطرہ مسٹر بلنٹ نے بیان کیا ہے اسپر ایک ہمعصر **اعتراض** کرتے ہین جو بگڑنے والی ہوتے ہین وہ یہان بہی بگڑ جاتے ہین اور جو بچنے والے ہوتے ہین وہان جا کر بہی بچ رہتے ہین یہہ **اعتراض** اِس ہمعصر کی کم توجہی سے پیدا ہوا ہے۔ یہہ امر مسلّم ہے کہ صلاح و فساد مادہ اور قابلیت محل کے متعلق ہین مگر ظاہری اسباب کو اس قابلیت کے ظہور اور فعلیت مین پورا دخل ہے اور ظاہری اسباب کی رعایت نہ صرف بحکم شریعت بلکہ نیچر (جسکے حضرت معترض قایل ہین) کے شہادت سی بہی ضروری اور واجب ہے

---

† کہ سنہ سال عمر یہہ ہو اور خاندان ایسا ہو وغیرہ وغیرہ جو ہمنے کسی اخبار مین دیکھی ہین۔

اور اِن اسباب سی اعراض بحکم شریعت و نیچر حرام - اسکی ہم ایک مثال سی توضیح کرتے ہین - زہر کہانے سی وہی مرتا ہی جو مرنیوالہ ہوتا ہی - بہت لوگ زہر کہا کر بہی بچ جاتی ہین مگر اِس خیال سی کسی عاقل کو نہین پہنچتا کہ زہر کہا لے -

بالفعل ہم اِن ہی تین نقصانون کے بیان پر اکتفا کرتے ہین اور بانیان و حامیان علیگڈہ کالج سے ادب و خلوص کے ساتھہ ملتجی ہین کہ وہ ہماری بیان کو غور و انصاف سی ملاحظہ فرما دین - پہر اگر اِن نقصانون کو (جو اسمین معروض ہین) لائق توجہ و التفات پا دین تو اُن پر توجہ فرما کر انکی اصلاح کرین - اور علیگڈہ کالج کو عام مسلمانونکا دل پسند اور اُن کے لئے فایدہ مند بنا دین -

اِن نقصانون پر اُن کی توجہ ہوئی تو چند **نقصان ہم اَور بیان کرین گے** بلکہ بنظر اصلاح و صیانت علیگڈہ مین پہونچکر بحکم قصہ زمین برسرِ زمین وہان کے حالات لائق اصلاح و ترمیمات وہین عرض خدمت بانیان و حامیان علیگدہ کرینگے -

ع زہے عزّ ما گر شود التفات

اور آنریبل سید احمد خان صاحب کے ہم مذہب و ہمخیال نوجوانون کے خدمت مین گذارش ہے کہ اِس مضمون نصیحت کو مذہبی مخالفت پر مبنی سمجھکر بے سوچے بن سمجھے اسکے رد و جواب کے لئے تیار نہو جائین بلکہ اسکو سراسر نصیحت و خیرخواہی تصور فرما کر اسکے مطالب و اغراض کیطرف غور کی نگاہون سے دیکہین پہر اگر اسمین کوئی قومی ترقی کے مخالف پا دین تو ہمکو اس سے بلاتکلف آگاہ کرین ہم اسی پرچہ اشاعۃ السنہ مین اُسکی اشاعت کرینگے - اگر اسکو لایق اشاعت پا دینگے

پہر گذارش ہماری انکی خدمات مین مضمون آیندہ آنریبل سید احمد خان کا سفر اور دیسی اخبارون کی اُسپر نظر کی نسبت ہی - جو اِس مضمون کے متصل درج رسالہ ہوگا -

حصۂ دُوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن لوگون کا مسٹر بلنٹ کی نسبت یہہ خیال ہے کہ وہ مسلمانان ہند کو سلطان روم کی خلافت کے عقیدہ سے پہیرنا چاہتے ہین ہمکو اُن کے پوری خیال سے بحث مدنظر نہین - یہہ **بحث** ہمسے پہلے ایک معزز اہل اسلام (سید **اکبر حسین** صاحب منصف علیگڈہ) کر چکے ہین جو اخبار شیر قیصر نمبر ۸ جلد ۸ مطبوعہ ۱۹ فروری ۱۸۸۴ء مین منقول ہے اور وہ نظارہ ناظرین کے لایق ہے - اِس بحث مین ہماری ان خیالات کی جو ہم نمبر ۱ جلد ۱ سلطنت روم کی نسبت بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ظاہر کر چکے ہین تائید† بہی پائی جاتی ہے اِسمقام مین ہمکو صرف بیان اتنا مدنظر ہے کہ مسلمان ہند شیعہ سُنی اہلحدیث اہل تقلید حنفی شافعی وغیرہ جو مذہب کے پابند ہین اور احکام مذہب سے واقف ہین **سلطان روم** کو اپنا خلیفہ نہین جانتے اور نہ سلطان روم کبہی اور کسی صورت سے خلیفہ ہو سکتے ہین اس امر کے بیان مین بہی ہم اپنے ہمعصرون سے پیش قدم نہین ہوتے ہمسے **پہلے** بعض معاصرین **اڈیٹر** اخبار نیر اعظم مراد آباد اور باتباع اُنکے **اڈیٹر** اخبار مظہر العجائب مدر اس

---

† آپ فرماتے ہین سلطنت ترکی کو جو نقصانات پہنچے ہین زیادہ تر اُن کی بنا بعض علماء مذہب کی رائے اور عوام کے تعصب پر ہے - مین اسباب مین بحث کرنیکی گنجایش اور ضرورت نہین دیکہتا ٹرکش ہسٹری (ترکی تواریخ) تمام حال بتا رہی ہے (یہہ ہماری اس بیان کی تائید ہے کہ اس سلطنت کی شریک ہین اسکے بعد آپ فرماتے ہین - اس قدر اور لکہنا مناسب سمجہتا ہون کہ بحیثیت مسلمان ہند پولیٹکل طور پر ہمکو کوئی تعلق سلطنت عثمانیہ سے نہین ہے برٹش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت مین ہم امن و امان سے ہین اور اسی سلطنت کے استحکام و سرسبزی سے ہماری غرض متعلق ہے سلطنت عثمانیہ کے قیام و استحکام سے ہمکو بلا شُبہ ایک مسرت ہے اور وہ مسرت نیچرل ہے اس سبب سے کہ ہماری ہم مذہبون کی سلطنت ہے پس کچہہ شُبہ نہین کہ اس سلطنت کو نقصان پہنچنے سے ہماری طبیعت کا

†† صاحب مظہر العجائب بحوالہ نیر اعظم تحریر فرماتے ہین اور سلطان روم کی خلافت کی نسبت

جو ماشاء اللہ عالم مذہب حنفی اور مفتی بہی ہین بہ نقل حدیث بخاری و مسلم الائمہ من قریش یہہ بات جتا چکے ہین اور مُنصف صاحب منصف مذکور بہی اس امر کو مجملا ظاہر فرما چکے ہین۔ ہم اس مسئلہ کو بحوالہ احادیث صحیحہ واقوال علماء اسلامیہ زیادہ تر واضح اور مدلل کرتے ہین۔

الفاظ **خلیفہ** اور **امام** اور **امیر** آنحضرت کی کلام بلاغت نظام اور محاورات علماء اسلام ہین ایک ہی معنی مین مستعمل ہین اور انکا اطلاق ایک ہی شخص ولی الامر پر پایا گیا ہے امام یا خلیفہ کے لئے علاوہ اور شروط کے جنکا بیان اس مقام مین اجنبی ہی ایک بڑی بہاری شرط یہہ ہے کہ وہ **قریش** سے ہو۔ احادیث صحیحہ کا اسپر انطباق ہی۔ اور **تمام اہل** مذاہب سکنائی ہند (شیعہ سُنی۔ اہلحدیث اہل تقلید حنفی شافعی) کا اسپر اتفاق۔ بعض **شیعہ** اسمین یہہ **قید** لگاتے ہین کہ قریش سے بہی خاصکر ہاشمی امام ہوسکتا ہی غیر ہاشمی قریشیہ بہی اسکا اہل نہین۔ اور **بعضے** اور بہی قیدین لگاتے ہین اور دایرہ خلافت کو اور بہی محدود بناتے ہین ایسا شخص مسلمانان ہند مین کوئی نہین ہے جو قریش ہونیکو شرط خلافت نہ جانتا ہو۔ عرب وغیرہ دیار کے خوارج اور معتزلہ لوگون کا اس شرط مین اختلاف ہے جنکا اس ملک مین نام ونشان نہین ہے۔

بقیہ حاشیہ رنجیدہ ہونا بہی ایک نیچرل امر ہوگا اور یہہ ایسی بات ہی کہ نہ کسی مضمون نگار کی مضمون نگاری سے رُک سکتی ہے نہ کسی فصیح کی فصاحت سی صدق دل سے ہماری یہہ دعا ہے کہ خدا سلطنت عثمانیہ کو روزافزون ترقی دے۔

تبعہ حاشیہ جو گفتگو ہے اسمین شاید انہون نے حدیث الائمہ من قریش سے استدلال کیا ہے سید صاحب منصف فرماتے ہین اور مین یہہ بہی نہین جانتا کہ تمام عالم اسلامیہ مذہبی خیالات کے رو سے مسئلہ خلافت پر متفق الرائی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ نے آپ سے نقل کیا ہے

(۱) الائمة من قریش (امام احمد طبرانی ابویعلی)

(۱) امام (خلفا) قریش سے ہونگے (یا ہونی چاہئین)

(۲) الملك فی قریش (ترمذی)

(۳) الخلافت في قريش (امام احمد

(۲) اور آپ نی فرمایا ہے چنانچہ ابوہریرہ نے نقل کیا ہے (ملک یعنی خلافت چنانچہ عتیہ بن عیدان کی روایت مین آیا ہے) قریش کے لئے ہے

(۴) الامراء من قریش ابرارها امراء ابرارها وفجارها امراء فجارها (البزار)

(تاریخ الخلفاء شیخ جلال الدین سیوطی شافعی صـ۱)

(۴) اور آپنے فرمایا ہے (چنانچہ حضرت علی مرتضی علیہ السلام نے روایت کیا ہے) امیر قریش سے ہین (یا ہونے چاہئین) نیکوکار نیکونکے لئے۔ بدکار بدون کے لئے۔

(۵) الناس تبع لقریش فی هذا الشان مسلمهم لمسلمهم وکافرهم لکافرهم (صحیح مسلم جلد ۲ صـ۱۱۹)

(۵) اور آپنے فرمایا ہی (چنانچہ ابوہریرہ رض نے آپ سے نقل کیا ہی کہ لوگ اس امر (خلافت) مین قریش کے تابع ہین سلمان مسلمانون کے۔ کافر کافرون کے۔

(۶) لا یزال هذا الامر في قریش ما بقي من الناس اثنان (مسلم صـ۱۱۹ وبخاری صـ۱۰۵ واللفظ لمسلم)

(۶) اور آپنے فرمایا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر نے نقل کیا ہے) یہہ امر (خلافت) ہمیشہ قریش کے لئے رہیگا (یعنی وہی اسکے مستحق ہون گے جبتک کہ دو آدمی بھی دُنیا مین رہین۔

(۷) ان هذا الامر في قریش لا یعادیهم احد الا کبه الله علی وجهه ما اقاموا الدین (بخاری صـ۱۰۵)

(۷) اور آپ نے فرمایا ہے (چنانچہ امیر معاویہ نے آپسے نقل کیا ہے) یہہ امر (خلافت) قریش مین رہیگا۔ جو کوئی ان سے دشمنی (یا مقابلہ) کریگا خدا اُسکو مونہہ کے بل ڈالیگا۔ جبتک کہ وہ دین کو قایم رکھین گے۔

اسی ارشاد واجب الانقیاد حضرت رسالت کی دستاویز سے خلیفہ اول

(صدیق اکبر رضہ) سقیفہ کے دن انصار پر جو اپنے لئے امارت تجویز کرتے تہی بیان و تقریر مین غالب آئے اور **خود** بدولت خلیفہ و امیر المومنین قرار پائے چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۸ مین اسکی پوری تفصیل صحیح بخاری سی منقول ہو چکی ہے۔

یہہ **احادیث** کی نقل و تفصیل ہے اب علماء اسلام کی مذاہب و اقاویل عرض خدمت ناظرین ہوتے ہین کتب کلامیہ و شروح کتب حدیث بیان اقوال و مذاہب علماء اسلام مین ہماری بیان سے متفق ہین **شرح مواقف** مین ہے کہ خلافت مین بعض ایسی صفات ہین جنکی شرط ہونے مین بعض لوگون کا خلاف ہی۔

وههنا صفات اخری فی اشتراطها خلاف الاول ان یکون قرشیا اشترطه الاشاعرة والجبائیان ومنعه الخوارج وبعض المعتزلة قوله علیه السلام الائمه من قریش ثم ان الصحابة عملوا بمضمون هذا الحدیث فان ابابکر رض استدل به یوم السقیفة علی الانصار حین نازعوا فی الامامة بمحضر من الصحابة فقبلوه واجمعوا علیه فصار دلیلا قاطعا یفید الیقین باشتراط القرشیة احتج المانعون من اشتراطها بقوله علیه السلام السمع والطاعة ولو عبدا حبشیا فانه یدل علی ان الامام قد لا یکون قرشیا قلنا ذلک الحدیث فیمن امره الامام ای جعله امیرا علی سریة او علی غیرها

پہلی شرط خلیفہ کا قریشی ہونا اشاعرہ اُسکو شرط ٹہراتے ہین۔ خارجی اور بعض معتزلی اس سی انکاری ہین۔ ہماری دلیل شرط ہونے پر آنحضرت کا یہہ قول ہی کہ امام قریش سی ہونی چاہئین۔ پہر اس قول آنحضرت پر آنحضرت کے اصحاب نے عمل کیا ہی جبکہ سقیفہ کے دن انصار نے امامت مین جہگڑا کیا تہا تو حضرت ابوبکر نے اس قول سے تمسک کیا جسکو سب نے تسلیم کرلیا اور اسپر اتفاق کیا یہہ اتفاق اثبات پر یقینی دلیل ہے کہ قریشی ہونا شرط خلافت ہی جو لوگ اس شرط کو نہین مانتے وہ یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ آنحضرت نے حکم دیا ہے کہ امیر یا حاکم کا حکم مانو اگرچہ وہ حبشی غلام ہو اس سی معلوم ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

كناخية ويجب حمله على هذا دفعا للتعارض بينه وبين الاجماع او نقول هو مبالغة على سبيل الفرض ويدل عليه انه لا يجوز كون الامام عبدا اجماعا الثانية من تلك الصفات ان يكون هاشميا شرطه الشيعة الخ

(شرح مواقف)

که کبهی امام قریشی نهین بهی هوتا اسکی جواب مین هم کهتے هین یهه حدیث اس حاکم یا امیر کی نسبت هی جسکو قریش امام وقت نی کسی لشکر یا کسی جگهه کا امیر بنا دیا هو- اس حدیث کے یهی معنی کرنا چاهیئے تاکه اس حدیث مین اور اُن حدیث مین جو قریش کو امامت کے لئے مخصوص کرتے هین معارض نهو- یا یون کهین که یهه فرضی طور پر مبالغةً کها گیا هی اسلئے که حقیقةً غلام بالاتفاق امام نهین هوسکتا- دوسری صفت اختلافی امام کا هاشمی هونا هے اسکو شیعه شرط ٹهراتے هین تا آخر- ایسا هی اور کتب کلامیه مذهب اشاعره اور ماتریدیه (حنفیه) مین هے- جس کتاب مین دیکهوگے یهی مطلب پاؤ گے-

اور **صحیح مسلم** کی شرح مین امام **نووی** نے فرمایا هے یهه حدیثین اور جو انکی مثل هین اسبات پر دلیل هے که خلافت قریش سے مخصوص هے بجز قریش کسیکے لئے عقد خلافت

هذه الاحاديث واشباهها دليل ظاهر ان الخلافة مختصة بقريش لا يجوز عقدها لاحد من غيرهم وعلى هذا انعقد الاجماع في زمن الصحابة وكذلك بعدهم ومن خالف فيه من اهل البدع او عرض بخلاف من غيرهم فهو محجوج باجماع الصحابة والتابعين فمن بعدهم بالاحاديث الصحيحة قال القاضي اشتراط كونه قرشيا هو مذهب العلماء كافة قال وقد احتج به ابوبكر وعمر رضي الله تعالى عنهما على الانصار يوم السقيفة فلم ينكره احد قال القاضي وقد عدها العلماء في مسائل الاجماع ولم ينقل عن احد من السلف فيها قولا ولا فعلا يخالف ما ذكرنا

جایز نهین هی اسپر صحابه کی زمانه مین اور انکی بعد اجماع هو چکا هے اور اهل بدعت (خوارج و معتزله) سی جنهون نے اسمین اختلاف کیا هی وه صحابه و تابعین کے اجماع سی جو احادیث صحیحه سی ثابت هی مغلوب هین قاضی عیاض نے فرمایا هی که امام کے قریشی هونیکی شرط تمام علماء کا مذهب هی اس سی ابوبکر صدیق نے سقیفه

ڈلم